از عدالتِ عظمیٰ

ریاست کرناٹک و دیگراں

بنام

بی۔ ایس۔ ننجندیہ

تاریخ فیصلہ: 11 جنوری 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان۔]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

دفعات 4(1)، 5-اے، 6 اور 11 —نوٹیفکیشن-کا تنازعہ-عدالت عالیہ کے حکم کی تاریخ سے تین سال کے اندر اعلامیہ کی اشاعت-اس لیے دفعہ 11-اے پر توجہ نہیں دی گئی-نوٹیفکیشن اور اعلامیہ ختم نہیں ہوا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2331، سال 1996۔

ڈبلیو پی نمبر 9544، سال 1986 میں کرناٹک عدالت عالیہ کے 15.2.91 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے ایچ نوبن سنگھ اور ایم ویرپا۔

مدعاعلیہ کی طرف سے گریش اننت مورتی اور کے کے گپتا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکیل کو سنا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل کرناٹک کی عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 15 فروری 1991 کو ڈبلیو پی نمبر میں دیا گیا تھا۔ حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن ابتدائی طور پر 6 دسمبر 1973 کو شائع کیا گیا تھا۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 3 فروری 1975 کو شائع کیا گیا تھا۔ رٹ پٹیشن نمبر 77/10402 عدالت عالیہ میں دائر کی گئی تھی جس میں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو چیلنج کیا گیا تھا جس میں دفعہ 5-اے کے تحت جانچ کو ختم کرنے میں حکومت کے عمل پر سوال اٹھایا گیا تھا۔ عدالت عالیہ نے 27 جولائی 1984 کو رٹ پٹیشن کی اجازت دی تھی جس میں اپیل کنندہ کو اس مرحلے سے جہاں مدعا علیہ کی طرف سے اعتراضات دائر کیے گئے تھے، دفعہ 5-اے کے تحت تحقیقات کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اس کے بعد 19 جنوری 1985 کو حصول اراضی کے افسر کو ریکارڈ کی نقل موصول ہوئی۔ دفعہ 5-اے کے تحت نوٹس 20 فروری 1985 کو دیا گیا تھا اور مدعا علیہ کو معقول موقع دینے کے بعد جانچ مکمل کی گئی اور حصول اراضی کے افسر نے 31 جولائی 1985 کو حکومت کو اپنی رپورٹ پیش کی۔ دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 10 اپریل 1986 کو شائع کیا گیا تھا۔ مدعا علیہ نے دوبارہ 7 جون 1986 کو عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی جس میں دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کے جواز اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیے کو چیلنج کیا گیا۔

عدالت عالیہ نے متنازعہ فیصلے میں کہا ہے کہ 6 دسمبر 1973 سے 11 اکتوبر 1977 تک عدالت کا اس کارروائی پر روک لگانے کا کوئی حکم نہیں تھا جس تاریخ تک حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 6(1) کے تحت مقرر کردہ تین سال کی مدت وقت کے ساتھ ختم ہو گئی تھی اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 10 اپریل 1986 کو شائع ہوا تھا۔ نتیجتاً، دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ایکٹ کے دفعہ 11-اے کے عمل کی وجہ سے ختم ہو گیا، جیسا کہ ایکٹ 68، سال 1984 کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔

اپیل گزاروں کے وکیل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی ہے کہ عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غیر قانونی ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دفعہ 6 کے تحت نوٹیفکیشن کو حکومت کو اس مرحلے سے حصول کے ساتھ آگے بڑھنے اور مدعا علیہ کی طرف سے اٹھائے گئے اعتراضات پر غور کرنے کی آزادی دیتے ہوئے منسوخ کر دیا گیا تھا، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ اس کے بعد دو سال کے اندر شائع ہو گیا۔ لہذا، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ختم نہیں ہوا تھا۔ نتیجتاً دفعہ 11-اے کا کوئی اطلاق نہیں ہے۔ مدعا علیہ کے لیے یہ دلیل دی جاتی ہے کہ جیسا کہ 1973 سے 1977 تک عدالت عالیہ نے نشاندہی کی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھی، اپیل گزاروں کے لیے دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ شائع کرنے میں کوئی رکاوٹ نہیں تھی کیونکہ اعلامیہ شائع نہیں ہوا تھا، عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ حصول اراضی کی کارروائی ختم ہو جائے گی۔

متعلقہ تنازعات پر غور کرنے کے بعد، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 4(1) شائع ہونے کی تاریخ سے لے کر 11 اکتوبر 1977 تک عدالت کی طرف سے کوئی روک نہیں دی گئی تھی اور تین سال کی مدت ختم ہو چکی تھی۔ لیکن، بدقسمتی سے، پہلی کارروائی میں عدالت عالیہ کے سامنے اس نکتے کی تشہیر نہیں کی گئی۔ نتیجتاً، دفعہ 11 کی وضاحت (iv) کے عمل کے ذریعے، مدعاعلیہ کے لیے اس دلیل کو اٹھانا کھلا تھا۔ لیکن چونکہ اس نکتے پر تعمیری عدالت کے ذریعے غور کے لیے زور نہیں دیا گیا تھا، اس لیے اس سوال پر اب عدالت عالیہ کے ذریعے غور نہیں کیا جائے گا۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ حصول اراضی کے افسر کو 19 جنوری 1985 کو ریکارڈ موصول ہوا۔ انہوں نے 20 فروری 1995 کو مدعاعلیہ کی طرف سے دائر کردہ اعتراضات پر غور کرنے کے لیے دفعہ 5-اے کے تحت نوٹس جاری کیا۔ اس طرح ریکارڈ موصول ہونے کی تاریخ اور نوٹس جاری کرنے کی تاریخ کے درمیان ایک ماہ کی تاخیر ہوتی ہے۔ اس کے بعد فریقین کے کہنے پر وقتاً فوقتاً کارروائی جاری رہی۔ بالآخر، دلائل 31 جولائی 1985 کو ختم ہوئے۔ لہذا، یہ حد، ایک بار پھر یکم اگست 1985 سے چلنا شروع ہوئی۔ یہ اعلامیہ 10 اپریل 1986 کو شائع ہوا تھا۔ لہذا، اعلان، حکم کو کالعدم قرار دینے کے بعد، پہلی رٹ پٹیشن کی کارروائی میں حکم کی تاریخ سے تین سال کے اندر شائع کیا گیا۔ دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (1) فقرہ (1) کے نفاذ کے ذریعے عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تاریخ سے تین سال کے اندر اعلامیہ شائع کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، دفعہ 11-اے کا عمل اس معاملے کے حقائق کی طرف راغب نہیں ہوتا ہے۔ نتیجے کے طور پر، نہ تو دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن اور نہ ہی دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ ختم ہو جائے گا۔ اپیل گزاروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس حکم کی وصولی کی تاریخ سے ترجیحی طور پر چھ ماہ کی مدت کے اندر، جتنی جلدی ممکن ہو ایوارڈ جانچ کا انعقاد کریں اور اسے ختم کریں۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.01.02 12:03
I attest to the accuracy and
integrity of this document